مصنفات کی ترتیب وتدوین کے اسالیب ومناہج
[مصنف عبدالرزاق ومصنف ابن أبی شیبہ]

* ڈاکٹر عبدالحمید خان عباسی

انسانی زندگی کے ہر ایک میدان میں احادیث رسول ﷺ کی ضرورت واہمیت کے پیش نظر مسلمانوں نے عہد رسالت ہی میں خاص شغف واہتمام کے ساتھ حفظ وکتابت کے طور پر ان کی جمع وتدوین کا کام شروع کر دیا تھا۔ یہ کام تسلسل کے ساتھ آگے بڑھتا گیا اور رسائل، معاہدات، صحف اور کتب کی صورت اس کے نتائج وثمرات معرض وجود میں آتے گے۔ احادیث رسول ﷺ کی تدوین وترتیب احادیث کے اس مسلسل اور خلوص نیت پر مبنی سفر میں محدثین حضرات نے اپنے اپنے ذوق کے مطابق اور خاص اغراض ومقاصد کے حصول کی خاطر مختلف النوع اسالیب ومناہج ایجاد کیے جو ارتقائی عمل سے گزرتے ہوئے نقطہ عروج پر جا پہنچتے رہے اور ہر ایک اسلوب ومنہج پر مدون ہونے والی کتب معرض وجود میں آتی گئیں، جیسے جوامع، سنن، مسانید، موطآت، مصنفات اور معاجم وغیرہ۔ تدوین احادیث کے ان اسالیب میں سے اس مقالہ میں صرف اسلوب مصنفات اور اس پر مدون ہونے والی کتب میں سے صرف مصنف عبدالرزاق اور مصنف ابن أبی شیبہ کے اسلوب ترتیب وتدوین کو مختصر انداز میں بیان کیا جاتا ہے:

اسلوبِ مصنفات کا تعارف

محدثین حضرات میں سے بعض نے اپنے ذوق اور خاص نقطہء نظر کے مطابق صرف احکام سے تعلق رکھنے والی مرفوع (1) وموقوف (2) اور مقطوع (3) نوعیت کی مرویات کو فقہی کتب وابواب کے اسلوب (4) پر مدون ومرتب کرنا شروع کیا اور جو کتب تیار ہوئیں انہیں ''مصنفات'' کے نام سے موسوم کیا۔ اس طرح تدوین حدیث کے اسلوب ابواب کی، موطآت (5) کے بعد، ایک اور شاخ یا صنف ظہور پذیر ہوئی جو ''مصنفات'' کے نام سے مشہور ہوئی مصنفات مصنف کی جمع ہے۔

* اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ، قرآن وتفسیر کلیہ عربی وعلوم اسلامیہ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد۔

مصنف کا مفہوم

لغت میں مصنَّف، تصنیف (باب تفعیل) مصدر سے اسم مفعول کا صیغہ ہے جس کے معنی ہیں ترتیب شدہ، لسان العرب میں ہے:" التصنيف : تميز الأشياء بعضها من بعض ، وصنف الشيء ميز بعضه من بعض ، و تصنيف الشي : جعله أصنافاً "(6)۔

محدثین کی اصطلاح میں مصنف کا اطلاق حدیث کی اس کتاب پر ہوتا ہے جس میں احادیثِ احکام فقہی کتب وابواب کے اسلوب پر مدون و مرتب کی گئی ہوں اور یہ احادیث مرفوع، موقوف اور مقطوع نوعیت کی ہوں(2)۔ گویا مصنف میں موطا کی طرح احادیث رسول ﷺ کے ساتھ ساتھ اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم اور فتاوی تابعین رحمہم اللہ بھی ہوتے ہیں۔ان دونوں میں سوائے نام کے کوئی فرق نہیں ہے۔

کتبِ مصنفات کی تألیف کا آغاز وارتقاء

ذیل میں کتب مصنفات کی فہرست پیش کی جاتی ہے جس سے ان کے آغاز وارتقاء کا علم ہوتا ہے:

① مصنف أبی الصلت زائدة بن قدامة الثقفی الکوفی (م163ھ) (3)۔ ان کی مصنف کو معاویه بن عمر الأزدی (م211ھ) نے روایت کیا(7)۔

② مصنف أبی سلمة حماد بن سلمة البصری البزاز (کپڑا فروش)(م167ھ)(8)۔

③ مصنف أبی عتبة اسماعیل بن عیاش العَنسِی الحِمصِی (م181ھ)۔ یہ حمص کے رہنے والے چوٹی کے عالم اور شام کے نامور محدث ہیں(9)۔

④ مصنف أبی سفیان وکیع بن الجراح بن ملیح الرواسی الکوفی (م197ھ)(7)۔اس مصنف کو عباس بن غالب وراق (م233ھ) نے روایت کیا(10)۔

⑤ مصنف أبی بکر عبدالرزاق بن همام بن نافع الصنعانی (م211ھ) (11)۔ یہ مصنف چھپ چکی ہے اور مصنف عبدالرزاق کے نام سے مشہور ہے۔

⑥ مصنف أبی الربیع سلمان بن داود العتکی ، الزهرانی البصری (م234ھ)(12)۔

⑦ مصنف أبی عبداللہ بن محمد بن أبی شیبة ابراهیم بن عثمان الکوفی (م235ھ)۔
یہ مصنف زیور طبع سے آراستہ ہوچکی ہے اور ''مصنف ابن أبی شیبة'' کے نام سے معروف ہے۔

⑧ مصنف أبی عبدالرحمن بقی بن مخلد القرطبی (276ھ)(13)۔اس کتاب میں مؤلف نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعینؒ اوران کے بعد آنے والے لوگوں کے فتاوی جمع کیے ہیں۔ابن حزم فرماتے ہیں کہ فتاوی کے ذکر میں بقی بن مخلد (م276ھ)(14) کی تالیف کومصنف عبدالرزاق، مصنف ابن أبی شیبہ اور مصنف سعید بن منصور (م227ھ)(13) پر فوقیت اور برتری حاصل ہے(15)۔

⑨ مصنف ابن السکن،امام حافظ أبو علی سعید بن عثمان بن سعید بن السکن البغدادی (م353ھ)۔امام سیوطی رحمہ اللہ کا لکھا ہوا اس کا کامل نسخہ کتب خانہ جرمنیہ میں موجود ہے(16)

اس مقالہ میں صرف دو مطبوعہ مصنفات کے اسلوب تدوین کو بیان کیا گیا ہے: مصنف عبدالرزاق اور مصنف ابن أبی شیبہ:

ا۔مصنف عبدالرزاق اوراس کا اسلوب

امام عبدالرزاق کا تعارف

امام ابوبکر عبدالرزاق بن ہمام بن نافع الحمیری الصنعانی 126 ہجری میں یمن کے مشہور شہر صنعاء میں پیدا ہوئے اور 211 ہجری میں شوال کے مہینے میں وفات پائی۔قبیلہ حمیر سے نسبت ولاء کی وجہ سے حمیری کہلاتے ہیں۔ انہیں یمنی بھی کہا جاتا ہے۔ان کے اساتذہ میں ابن جریج(17)، سفیان بن عیینہ(18) امام مالک، معمر بن راشد(19) جیسے بلند پایہ محدثین اور آئمہ فن شامل ہیں جبکہ تلامذہ کی صف میں امام احمد بن حنبل، امام علی بن المدینی(20) اور امام یحیٰ بن معین(21) جیسے کبار محدثین داخل ہیں(22)۔

امام عبدالرزاق بن ہمام کے علمی مقام ومرتبے، حفظ وضبط اوران کی عدالت وثقاہت کا علماء نے اعتراف کیا ہے(23)۔ان اوصاف نے انہیں اسقدر مشہور ومقبول بنادیا تھا کہ وہ مرجع خلائق بن گئے تھے۔مورخ یافعی ان کے بارے میں لکھتے ہیں:

''المرتجل اليه من الآفاق''(24) (یعنی وہ شخص جس کے پاس لوگ اطراف واکناف سے آتے تھے)

امام عبدالرزاق نے متعدد کتب لکھیں جن میں سے اکثر نایاب ہیں۔ بعض کے نام یہ ہیں:

① مصنف عبدالرزاق: اس کا اسلوب ذیل میں بیان ہوگا۔

② جامع عبدالرزاق: مصنف کے علاوہ ان کی ایک تالیف ہے جس کو''جامع عبدالرزاق'' کہا جاتا ہے یہ بہت بڑی جامع (24 الف) اور مشہور ترین کتابوں میں سے ہے۔ اس کی اکثر احادیث کو صحاح ستہ میں روایت کیا گیا ہے(25)۔

③ **کتاب الأمالی فی آثار الصحابة رضی اللّٰه عنهم اس کا مخطوطہ مکتبہ ظاہریہ میں ہے، مجموع ③ (26)**

④ **کتاب الصلاة۔ اس کا مخطوطہ بھی مکتبہ ظاہریہ میں ہے، مجموع 94(27)۔**

⑤ کتاب التفسیر (28)۔

⑥ کتاب السنن فی الفقه۔

⑦ کتاب المغازی(29)۔

مصنف عبدالرزاق کا تعارف

امام عبدالرزاق صنعانی کی بہت ہی مشہور اور مفید کتاب ''المصنف'' معروف سکالر حبیب الرحمٰن الأعظمی کی تحقیق کے ساتھ کئی جگہوں سے چھپ چکی ہے۔ یہ مصنف ابن أبی شیبہ، جس کا تذکرہ اس کے بعد آرہا ہے، سے چھوٹی ہے اور اس کے بعد شہرت کے لحاظ سے اسی کا درجہ ہے (30)۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے طبقات کتب حدیث میں سے اسے تیسرے طبقہ کی کتب میں شامل کیا ہے(31)۔ اس کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس کی اکثر احادیث ثلاثی ہیں (32)۔ مدونات حدیث میں یہ کتاب نمایاں اور ممتاز حیثیت کی حامل ہے۔ حبیب الرحمٰن الأعظمی صاحب کے تحقیقی حواشی سے عیاں ہوتا ہے کہ اس مصنف کی احادیث کو امام ابن أبی شیبہ، امام أحمد، اصحاب صحاح ستہ، امام ابن حبان، امام طبرانی، امام دارقطنی، امام حاکم اور امام بیہقی رحمہم اللہ وغیرہ نے اپنی اپنی کتب میں روایت کیا ہے۔

حبیب الرحمٰن اعظمی کی تحقیق کے ساتھ چھپنے والی مصنف 32 (بتیس) کتب، 2233 (دو ہزار دو سو تینتیس) ابواب اور 21033 (اکیس ہزار تینتیس) روایات پر مشتمل ہے۔ روایات کی تعداد میں احادیث رسول ﷺ، آثارِ صحابہ رضی اللہ عنہم، اقوال وفتاوی تابعین وتبع تابعین اور دیگر علماء کے اجتہادات سب شامل ہیں۔

اسلوبِ ترتیب وتدوین

❶ اسلوبِ ترتیب

امام عبدالرزاق رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "المصنف" کو فقہی کتب وابواب کے اسلوب پر مرتب کیا ہے۔ اس ترتیب میں ان کا اسلوب یہ ہے کہ وہ ایک کتاب قائم کرتے ہیں، پھر اس کے تحت متعدد ابواب باندھتے ہیں جیسے کتاب الطهارة کے تحت 136، کتاب الحيض کے تحت 25 اور کتاب الصلاة کے تحت 325 ابواب ہیں۔ ان میں سے ہر ایک باب کے عنوان میں ایک نیا موضوع (مسئلہ) ہے۔

❷ تراجم ابواب اور ذکر روایات کا اسلوب

تراجم ابواب قائم کرنے اور ذکر روایات میں ان کا اسلوب یہ ہے کہ وہ جس موضوع سے متعلق احادیث رسول ﷺ، آثار صحابہ رضی اللہ عنہم اور اقوال تابعین وتبع تابعین رحمہم اللہ نقل کرتے ہیں، ان پر ایک باب باندھتے ہیں جس سے زیر بحث موضوع یا مسئلہ کے بارے میں واضح طور پر پتہ چل جاتا ہے۔

- تراجم ابواب قائم کرنے میں ان کے اسلوب کا ایک امتیازی پہلو یہ ہے کہ وہ اس قدر سہل اور واضح ہیں کہ فوراً سمجھ میں آجاتے ہیں جیسے: باب غسل الرجلين ، باب ماجاء في فرض الصلاة ، باب بدء الأذان راكباً اور باب فضل الأذان وغیرہ۔
- بعض ابواب وہ سوالیہ انداز میں قائم کرتے ہیں جیسے باب هل يمسح رأسه بفضل يديه؟، باب كم الوضوء من غسلة واحدة؟ ، باب كم يمسح على الخفين؟، باب أيّ الصعيد أطيب؟، باب كم التيمم من ضربة ، كم يصلى بتيمم واحد؟ ، باب يتيمم ثم يمر الماء هل

یتوضأ ؟ ، وهل یتیمم للتطوع ؟اورباب هل یدخل المسجد غیر طاهر ؟وغیرہ۔

⊙ تراجم کے ساتھ وہ اکثر لفظ ''باب '' استعمال کرتے ہیں لیکن بعض کے ساتھ نہیں بھی کرتے جیسے کتاب المغازی کے ۴۴ تراجم میں سے صرف ایک ترجمہ (عنوان) کے ساتھ لفظ باب ہے۔اسی طرح کتاب أهل الکتاب کے ۴۷ عنوانوں میں سے صرف ایک اور کتاب الوصایا کے ۲۰ عنوانوں میں سے صرف ۲ کے ساتھ یہ لفظ موجود ہے۔

جہاں تک تراجم ابواب کے تحت ذکر روایات وغیرہ کا تعلق ہے تو وہ بعض ابواب میں زیادہ اور بعض میں کم درج کرتے ہیں ،مثلاً :باب المسح بالأذنین کے تحت مختلف طرق سے مروی سولہ روایات وآثار اور اقوال (۲۳ تا ۳۸) کو ذکر کیا ہے ۔باب القرأة فی الحمّام کے تحت صرف ایک اس روایت کو ذکر کیا ہے : عن عبدالرزاق . . . فقال: ''لم یُبْنَ فی القرأة (نمبر 1148 '' ۔اور باب أیُّ الصعید أطیب کے تحت صرف ابن عباس رضی اللہ عنہ کے اثر اور تابعی عطاء (33) کے قول کو ذکر کیا ہے (نمبر 815،814)۔

ترجمہ الباب کے متعلق احادیث رسول ﷺ ،آثار صحابہ رضی اللہ عنہم ،اقوال تابعینؒ اور اجتہادات علماء کی صورت میں جس قدر مواد انہیں ملا اسے جمع کر دیا اور آنے والوں کے لیے سہولت پیدا کر دی ہے۔یہ ان کے اسلوب کا امتیازی پہلو ہے۔

❸ بیانِ سند کا اسلوب

امام عبدالرزاق پوری مصنف میں سند کو یوں بیان کرتے ہیں: **عبدالرزاق عن ابن جریج قال : قلت لعطاءٍ...(34)،عبدالرزاق عن ابن جریج بن عمرو بن یحییٰ بن عمارة بن أبی حسن أن النبی ﷺ...''(35)،عبدالرزاق عن ابن جریج قال : أخبرنی نافع أن ...''(36)،عبدالرزاق عن ابن جریج قال : حدثنی سلیمان بن موسیٰ أن رسول اللہ ﷺ قال...(37)،عبدالرزاق قال: أخبرنا معمر...(38)،أخبرنا عبدالرزاق عن اسرائیل...(39)،أخبرنا عبدالرزاق قال:أخبرنا معمر...(40)،عبدالرزاق عن صاحب له عن أبی ذئب(41)، عبدالرزاق عن رجل من أهل**

مصر، قال...(42)،أخبرنا أبو سعيد أحمد بن محمد بن زياد بن بشر الأعرابی (م۳۴۰ھ) قال ...(43)،عبدالرزاق عن رجل من البصرة ...(44)،عن عبدالرزاق عن معمر عن رجل من أهل الكوفة...(45)،عبدالرزاق عن أبيه عن عبدالكريم قال:...(46)اور أنبأنا عبدالرزاق قال: أخبرنا معمر و ابن جريج قالا : أخبرنا...(47)۔

ان مثالوں سے عیاں ہوتا ہے کہ امام عبدالرزاق کا سند بیان کرنے کا اسلوب دیگر محدثین سے مختلف ہے وہ اس طرح کہ یہ کثرت کے ساتھ ادائے حدیث کے ان الفاظ کو استعمال نہیں کرتے جن کو دیگر محدثین استعمال کرتے ہیں۔

اس کے علاوہ سند میں موجود راویوں پر کسی قسم کا نقد وتبصرہ نہیں کرتے، حتیٰ کہ بعض راویوں کے بارے میں یہ بھی نہیں بتاتے کہ فلاں رجل (آدمی) سے کون سا راوی مراد ہے، جیسے :عن عبدالرزاق عن رجل من اهل مصر (حدیث نمبر168)، عن عبدالرزاق عن صاحب له (حدیث نمبر167) اور عن عبدالرزاق عن رجل من البصرة (حدیث نمبر277) وغیرہ ہوسکتا ہے کہ کوئی محقق ایسے نامعلوم راویوں کے ناموں کا تعین کردے

❹ زیر بحث موضوع کی توضیح کا اسلوب

امام عبدالرزاق جب کسی زیر بحث موضوع کی توضیح کرنا چاہتے ہیں تو احادیث کے ساتھ ساتھ اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم، تابعین وتبع تابعین کے اقوال وفتاوی کا بھی استیعاب کرتے ہیں اور دیگر علماء کے اجتہادات کو بھی پیش کرتے ہیں، مثلاً:

① أخبرنا عبدالرزاق قال : أخبرنا ابن جريج ، قال : حدثت حديثارفع الى عليٍّ فی يهودی أونصرانی تزندق ، قال : دعوه يحول من دين الى دين(48)۔

اس کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جو یہودی تھا یا عیسائی تھا، اس کے متعلق انہیں آگاہ کیا گیا کہ اس نے اپنے مذہب کو چھوڑ دیا ہے اور دوسرے مذہب کو اختیار کر لیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی بات نہیں ایک مذہب کو چھوڑ کر دوسرے میں داخل ہوگیا ہے۔ یعنی پہلے جس مذہب پر تھا وہ بھی صحیح نہیں تھا اور اب جس مذہب کو اختیار کیا ہے وہ بھی صحیح نہیں ہے، گویا دونوں حالتیں برابر ہیں۔

اس روایت کونقل کر لینے کے بعد، امام عبدالرزاق ایک اور روایت ذکر کرتے ہیں۔اس دوسری روایت کا مفہوم وہی ہے جو پہلی روایت کا ہے۔مگر دونوں کی سندوں میں فرق ہے۔پہلی روایت امام ابن جریج (49) کی سند سے ہے اور دوسری روایت امام ابوحنیفہؒ سے منقول ہے۔جو کہ یہ ہے:

''أخبرنا عبدالرزاق قال: سمعت أبا حنيفة قال : " رفع الى علي يهودى أو نصرانى تزندق قال : دعوه تحول من كفر الى كفر ''۔

امام عبدالرزاق مزید توضیح کرنے کی خاطر فرماتے ہیں:'' فقلت له:عمن هذا؟فقال:عن سماك بن حرب،عن قابوس بن المخارق أنَّ محمد بن أبى بكر كتب فيه الى عليٍّ،فكتب اليه عليٌّ بهذا۔

(پس میں نے امام اَبوحنیفہ رحمہ اللہ سے دریافت کیا یہ روایت آپ نے کہاں سے لی ہے؟ آپ نے پوری سند بیان کی اور فرمایا کہ محمد بن اُبی بکر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر اس ضمن میں پوچھا تھا۔اس کے جواب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ اصول لکھ کر بھیجا تھا)۔

② أخبرنا عبدالرزاق قال:أخبرنا معمر عمن سمع الحسن يقول:''من السنة أن تهدم الكنائس التى فى الأمصار القديمة والحديثة ''۔(مروجہ طریقہ یہ ہے کہ مفتوحہ علاقوں میں غیر مسلموں کی عبادت گاہیں گرادی جائیں خواہ وہ نئی ہوں یا پرانی بنی ہوئی ہوں)۔

اس روایت کونقل کرنے کے بعد امام عبدالرزاق اس ضمن میں دوسری روایات بیان کرتے ہیں تاکہ زیر بحث موضوع کی مکمل طور پر توضیح ہو جائے:

⊙ قال معمر:قال لى عمر وبن ميمون بن مهران وسألته عن ذلك فقال:'' انما صالحوا على دينهم ، يقول : لا تهدم ''(50)۔

معمر بن راشد یمنی (51) اس بارے میں کہتے ہیں : میں نے عمرو بن میمون (52) سے مفتوحہ علاقوں میں غیر مسلموں کی عبادت گاہوں سے متعلق پوچھا تو انہوں نے جواب دیا:مفتوحہ علاقوں میں جو غیر مسلم رہتے ہیں،ان کے ساتھ چونکہ مصالحت کی جاتی ہے،اس لیے ان کی عبادت گاہیں نہیں گرانی چاہییں۔مطلب یہ کہ اسلامی ریاست میں جو غیر مسلم رہتے ہیں ان کی حیثیت ذمی کی ہوتی ہے،وہ ریاست کے شہری ہوتے

ہیں۔اس لیے جس طرح ان کے مال و جان کی حفاظت ریاست کی ذمہ داری ہے، اسی طرح ان کے رسوم و روج اور روایات میں عدم مداخلت بھی ریاست کی ذمہ داری ہوتی ہے۔

۞ أخبرنا عبدالرزاق قال :'' أخبرنا عمي وهب بن نافع قال : شهدت كتاب عمر بن عبدالعزيز الى عروة بن محمد أن تهدم الكنائس القديمة ، شهدته يهدمها ، فأُعيدت، فلمّا قدم رجاء دعاني ، فشهدتُ على كتاب عمر بن عبدالعزيز، فهدمها ثانية''۔

وہب بن نافع کہتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے عروہ بن محمد کے نام جس خط میں لکھا تھا کہ غیر مسلموں کی عبادت گاہیں اکھیڑ دی جائیں وہ میرے پاس ہے۔ میری موجودگی میں غیر مسلموں کی عبادت گاہیں اکھیڑ دی گئیں، بعد میں جب ان لوگوں نے دوبارہ اپنی عبادت گاہیں تعمیر کیں، اور رجاء کا دور آیا تو میں نے انہیں عمر بن عبدالعزیز کا خط دکھایا، انہوں نے عمر بن عبدالعزیز کا خط دیکھنے کے بعد ان عبادت گاہوں کو دوبارہ گرادیا۔

اس روایت کو نقل کر لینے کے بعد امام عبدالرزاق مندرجہ ذیل روایت پیش کرتے ہیں، ان میں موضوع سے متعلق مزید تفصیل پائی جاتی ہے:

أخبرنا عبدالرزاق قال...قال :''سئل ابنُ عباس هل للمشركين أن يتخذوا الكنائس في أرض العرب ؟ فقال ابن عباس : أمّا ما مصّر المسلمون فلا ترفع فيه كنيسة ، ولا بيعة ، ولا صليب ولا سنان ، ولا ينفع فيها ببوق ، ولا يضرب فيها بناقوس ، ولا يد خل فيها خمر ولا خنزير ، وما كانت من أرض صولحوا صلحاً ، فعلى المسلمين أن يفوا لهم بصلحهم''۔

حضرت عکرمہ(53) کہتے ہیں: ''عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ کیا غیر مسلم لوگ عرب کے علاقوں میں اپنی عبادت گاہیں تعمیر کر سکتے ہیں؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جو بستیاں مسلمانوں نے آباد کی ہیں ان میں غیر مسلموں کا کوئی فرقہ اپنی عبادت گاہ تعمیر نہیں کرسکتا۔ نہ وہ بگل بجا سکتے ہیں نہ گھنٹی بجا سکتے ہیں اور نہ صلیب لٹکا سکتے ہیں، نہ ان بستیوں میں شراب اور خنزیر کے گوشت کا کاروبار کیا جا سکتا ہے، ہاں وہ علاقے جو مسلمانوں نے فتح کیے ہیں اور وہاں کے غیر مسلموں کے ساتھ مصالحت کا معاہدہ کیا ہے، تو اس معاہدہ کے تحت ان کے ساتھ سلوک کرنا ضروری ہوگا۔

ب۔ مصنف ابن أبی شیبہ اور اس کا اسلوب تدوین

امام ابن أبی شیبہ کا مختصر تعارف

امام أبوبکر عبداللہ بن محمد بن أبی شیبہ بن ابراہیم بن عثمان العبسی الکوفی شہر واسط میں 159ھ میں پیدا ہوئے اور 76 سال کی عمر پا کر 235ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ آپ قبیلہ عطفان کی ایک شاخ بنوعبس کی طرف نسبت ولاء کی وجہ سے عبسی کہلاتے ہیں۔ کوفہ کے رہنے والے مشہور حافظ حدیث ہیں۔ آپ کے اساتذہ میں امام وکیع بن الجراح الرواسی الکوفی (م197ھ)(54)، امام عبداللہ بن المبارک الحنظلی (م181ھ)(55) اور امام اسماعیل بن علیہ بصری (م193ھ)(56) جیسے نامور محدثین کے نام شامل ہیں۔ آپ کے تلامذہ کی صف میں امام احمد بن حنبل (م241ھ)، امام بخاری (م2656ھ)، امام مسلم (م261ھ)، امام ابوحاتم رازی (م264ھ)، امام ابن ماجہؒ (م273ھ) اور امام نسائی (م303ھ) جیسے ممتاز محدثین شامل ہیں(57)۔

امام ابن أبی شیبہ کے حفظ وضبط، ثقاہت، وسعت مطالعہ، تبحر علمی اور فضل وکمال کا اعتراف بڑے بڑے محدثین حضرات نے کیا ہے، جس سے آپ کے علمی مقام ومرتبہ کی بلندی کا پتہ چلتا ہے۔ امام ذہبی نے انہیں الحافظ عدیم النظیر(58) (بے مثال حافظ حدیث) کے لقب سے یاد کیا ہے۔ ابوعبید (م224ھ)(59) فرمایا کرتے تھے کہ ''علم حدیث چار آدمیوں پر تمام ہو گیا ہے۔ ان میں ابوبکر بن أبی شیبہ اس کو زیادہ روانی کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ امام احمد اس میں زیادہ فقیہ ہیں، ابن معین کو زیادہ جمع کرنے والے اور علی بن مدینی اس کو زیادہ جاننے والے ہیں''(60)۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے انہیں ''أحد الأعلام و امام الاسلام ''(61) دغیرہ القاب سے یاد کیا ہے۔ برصغیر کے ممتاز محدث شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ نے ان کو حدیث کا امام تسلیم کیا ہے (62)۔

آپ رحمہ اللہ سے امام بخاری رحمہ اللہ نے 30 احادیث اور امام مسلم رحمہ اللہ نے 1540 (ایک ہزار پانچ سو چالیس) احادیث روایت کی ہیں (62۔الف)

تصنیفات

حافظ ابن أبی شیبہ کی تصانیف میں سے کچھ کے نام یہ ہیں: المصنف: (63)۔ یہ کتاب کئی جگہوں سے طبع ہو چکی ہے، التاریخ :(64)۔ اس کتاب کا مخطوطہ مکتبۃ ظاہریۃ میں نمبر 18 / 1127 کے تحت موجود ہے۔ برلین میں یہ کتاب رقم 9409 کے تحت موجود ہے (65)، کتاب الایمان: یہ کتاب 1966ء میں دمشق سے طبع ہو چکی ہے (66)، کتاب الأدب: اس کا قلمی نسخہ مکتبہ ظاہریہ میں رقم 78/ 7 کے تحت موجود ہے (67)، تفسیر ابن أبی شیبة (68)، کتاب الأحکام (69)، کتاب ثواب القرآن (70)، کتاب الجمل (71)، کتاب الرد علی من رد علی أبی حنیفة (72)، کتاب الفتوح (73) اور المسند (74)۔

مصنّف ابن أبی شیبہ کا تعارف

المصنف امام ابن أبی شیبہ کی مشہور و معروف کتاب ہے۔ اسی کی وجہ سے انہیں بہت شہرت ملی۔ اس کا شمار حدیث کی اہم اور بلند پایہ کتابوں میں ہوتا ہے۔ مصنفات کے اسلوب پر مدون ہونے والی کتب میں یہ بے مثال کتاب ہے، چنانچہ حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں: '' وصاحب المصنف الذی لم یصنف أحد مثله قط لاقبله ولا بعده '' (79)۔ (یہ اس مصنّف کے مصنِّف ہیں کہ اس کی مثل کسی نے کبھی تصنیف نہیں کی، نہ ان سے پہلے اور نہ ان کے بعد)۔

اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ یہ اہل کوفہ میں معروف و متداول تھی۔ بقی بن مخلد اندلسی (م 278ھ) (80) طلب حدیث کے لیے بغداد و کوفہ وغیرہ آئے تو ابن أبی شیبہ کے تلامذہ میں شامل ہو گئے (81) انہوں نے جب المصنف کو دیکھا تو اسے بہت پسند کیا اور اس کی اہمیت کے پیش اسے اپنے ساتھ اندلس لے گئے امام ذہبی لکھتے ہیں: '' ومما انفرد به ولم یدخله سواه مصنف أبی بکر بن أبی شیبة بتمامه '' (78)۔

حافظ ابن حزم اندلسی (م 457ھ) (82) نے تو اس مصنف کو عظمت کے اعتبار سے مُوَطّأ امام مالك سے بھی مقدم رکھا ہے (83)۔ اور فی الواقع صحیح مسلم، سنن أبی داود، اور سنن ابن ماجہ میں جس کثرت سے اس کتاب کی روایتیں منقول ہیں موطاً کی منقول نہیں (84)۔

ISLAMIC RESEARCH INDEX
HEC & AIOU APPROVED PROJECT
IRI
اسلامی تحقیق کا اشاریہ

اس مصنف کی اہمیت کا اندازہ اس کی اس خصوصیت سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ ''اس کی اکثر مرویات صحاح ستہ کی کتابوں میں موجود ہیں۔ امام بخاری نے 30 (تیس) اور امام مسلم نے 1540 (ایک ہزار پانچ سو چالیس) روایات کی تخریج کی ہے۔ سنن أبی داود میں بکثرت اور سنن ابن ماجہ میں غالباً سب سے زیادہ اسی سے حدیثیں لی گئی ہیں'' (85)۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے اس کو طبقات کتب حدیث کے تیسرے طبقہ میں شمار کیا ہے (86)۔ مصنف ابن أبی شیبہ، جو محمد عبدالسلام شاہین کی تحقیق کے ساتھ طبع ہوئی ہے، 38/ کتب، 5319/ ابواب اور 37930 روایات پر مشتمل ہے۔

اسلوبِ ترتیب وتدوین

امام ابن أبی شیبہ نے اپنی کتاب ''المصنف'' میں جو اسلوب اختیار کیا، ذیل میں اس کے چند ایک پہلو بیان کیے جاتے ہیں:

❶ ترتیبِ مصنف کا اسلوب

امام ابن أبی شیبہ نے قاری کی سہولت کی خاطر اپنی مصنف کو فقہی کتب وابواب کے اسلوب پر مرتب کیا ہے، اور اس میں احادیث رسول ﷺ، اقوال صحابہ اور تابعینؒ کے فتاوی کو مدون کیا ہے، چنانچہ حاجی خلیفہ اس کے متعلق لکھتے ہیں: ''هو كتاب كبير جدا جمع فيه فتاوى التابعين، وأقوال الصحابة و أحاديث الرسول ﷺ على طريقة المحدثين بالأسانيد مرتباً على الكتب والأبواب على ترتيب الفقه'' (87)۔

(یہ ایک بہت بڑی کتاب ہے جس میں فتاوی تابعینؒ، اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم اور احادیث رسول ﷺ کو محدثین کے طریقہ پر اسانید کے ساتھ جمع کر دیا ہے اور ترتیب فقہی پر اس کی کتب وابواب کو مرتب کیا ہے)۔

محدث زاہد الکوثری لکھتے ہیں: ''والمصنف أحوج مايكون الفقيه اليه من الكتب الجامعة للمسانيد والمراسيل وفتاوى الصحابة والتابعين، رتبه على الأبواب ليقف المطالع على مواطن الاتفاق والاختلاف بسهولة، وهو من أجمع الكتب أدلة الفقهاء خاصة أهل العراق'' (88)۔

(مسانید ومراسیل اور فتاوی صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعینؒ کی جو جامع کتابیں ہیں ان میں ایک فقیہ کو سب سے

زیادہ جس کتاب کی ضرورت ہے وہ مصنف (ابن أبي شیبہ) ہے جس کو ابواب پر مرتب کیا ہے تاکہ اس کا مطالعہ کرنے والا سہولت کے ساتھ اتفاق واختلاف کے مواقع سے واقف ہو جائے۔ یہ کتاب فقہاء بالخصوص اہل عراق کے دلائل کی جامع ترین کتابوں میں سے ہے)۔

اس میں امام ابن أبي شیبہ صرف ایسی احادیث احکام بیان کرتے ہیں جن سے کوئی فقہی مسئلہ معلوم ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قدماء کی تصانیف میں اسے احکام ومسائل کی جامع ترین کتاب تسلیم کیا گیا ہے (89)۔

❷ نقل احادیث میں غیر جانبدارانہ رویہ

امام ابن ابی شیبہ کا ایک اسلوب یہ ہے کہ وہ اپنی مصنف میں احادیث نقل کرتے وقت غیر جانبدارانہ رویہ اختیار کرتے ہیں۔ وہ اس میں کسی فقہی مذہب کے ساتھ کوئی ترجیحی سلوک روا نہیں رکھتے بلکہ اہل حجاز اور اہل عراق سب کی مرویات کو نہایت ہی غیر جانبداری کے ساتھ یکجا جمع کر دیتے ہیں جس سے ہر فقیہ کے لیے نہایت آسانی کے ساتھ بغیر کسی تأثر کے اس مسئلہ کے بارے میں آزادی کے ساتھ رائے قائم کرنے کا موقع باقی رہتا ہے (90)۔

❸ صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعینؒ کے اقوال وفتاوی کا اندراج

مصنف میں احادیث رسول ﷺ کے ساتھ ساتھ امام ابن شیبہ صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ کے اقوال وفتاوی کو بھی درج کرتے ہیں۔ اس اسلوب کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ "ہر حدیث کے متعلق ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ اس پر سلف امت کی تلقی رہی ہے یا نہیں اور دور صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعینؒ میں اس روایت پر عمل درآمد تھا یا نہیں اور یہ اس کتاب کی وہ مخصوص افادیت ہے کہ جس میں وہ اپنا ثانی نہیں رکھتی۔ یہی وجہ ہے کہ یہ کتاب فقہاء ومحدثین میں برابر متداول چلی آئی ہے (91)۔

❹ مرسل، منقطع، معضل اور معلول احادیث کا ذکر

مصنف میں وہ مرفوع ومتصل روایات کے ساتھ ساتھ مرسل، منقطع، معضل اور معلول نوعیت کی احادیث بھی ذکر کرتے ہیں۔ وہ ان تمام روایات کو ایسے تبع تابعین سے اخذ کرتے ہیں جو سب کے سب مصنف میں ان کے

نزدیک عادل ہیں اوران میں سے ایک پر بھی جرح نہیں کی گئی ہے(92)۔

❺ ادائے حدیث کے الفاظ

امام ابن أبي شیبہؒ نے مصنف میں ادائے حدیث کے لیے ان ہی الفاظ کو استعمال کیا ہے جو اکثر کتب حدیث میں استعمال ہوئے ہیں۔وہ الفاظ درج ذیل ہیں:

① جب راوی نے اکیلے اپنے شیخ کے الفاظ میں حدیث سنی ہو تو ''حدثني'' لکھتے ہیں اور مختصراً ''ثني'' لکھ دیتے ہیں۔

② جب راوی نے کسی اور ساتھی کی موجودگی میں شیخ سے حدیث سنی ہو تو اس صورت میں ''حدثنا'' استعمال کرتے ہیں اور مختصراً ''ثنا'' کہہ دیتے ہیں۔

③ اگر راوی خود پڑھے اور شیخ سنے تو ''أخبرني'' کہتے ہیں اور اختصاراً ''ني'' کہہ دیتے ہیں۔

④ اگر راوی کسی اور ساتھی کی موجودگی میں شیخ کے سامنے پڑھے اور وہ سنے تو اس صورت میں ''أخبرنا'' کا استعمال کرتے ہیں۔اس کے لیے مختصراً ''نا'' کہہ دیتے ہیں۔

⑤ جس روایت کو راوی شیخ کے سامنے پیش کرے اور وہ اسے زبانی طور پر روایت کرنے کی اجازت دے دے تو اس صورت میں لفظ ''أنبأني'' استعمال کرتے ہیں جسے مختصر کر کے ''أني'' کہہ دیتے ہیں۔

⑥ جس روایت کو راوی شیخ کے سامنے کسی مجلس میں پیش کرے اور راوی خود اس مجلس میں موجود ہو اور شیخ اسے زبانی طور پر روایت کرنے کی اجازت بھی دے دے تو ایسی صورت میں ''أنبأنا'' کہتے ہیں اور اختصاراً ''نا'' استعمال کرتے ہیں۔

⑦ جس روایت کو شیخ راوی کی طرف لکھ کر بھیجے اور زبانی طور پر اسے روایت کی اجازت نہ دے تو ایسی صورت میں یوں کہتے ہیں: ''كتب الى فلان''(93)۔

موطأ اور مصنف میں کوئی فرق نہیں پایا جاتا کیونکہ وہ بھی مصنف ہی کی طرح فقہی ابواب پر مرتب اور مرفوع، موقوف ومقطوع احادیث پر مشتمل ہوتی ہے۔گویا نام کے اختلاف کے سوا حقیقت کے اعتبار سے دونوں ایک ہی طرح کی کتابیں ہیں۔

حوالہ جات وحواشی

(1) مرفوع ''رفع'' سے اسم مفعول کا صیغہ ہے جس کے معنی ہیں ''بلند کیا ہوا''۔ اصطلاح میں مرفوع اس قول (بات)، فعل (کام) اور تقریر (تائید) کو کہتے ہیں جو رسول ﷺ کی جانب منسوب ہو۔ خواہ اس کی نسبت آپ کی طرف صحابی نے کی ہو یا تابعی نے یا کسی اور نے، اور خواہ اس کی سند متصل ہو یا نہ ہو (الخلاصۃ فی علم اصول الحدیث:44)۔

(2) موقوف ''وقف'' سے اسم مفعول ہے بمعنی ''روکا ہوا''۔ اصطلاح میں وہ حدیث ہے جو صحابی کی طرف منسوب ہو خواہ قول ہو یا فعل ہو، خواہ اس کی سند متصل ہو یا منقطع (سابق حوالہ:50، التدریب:1/184)۔

(3) مقطوع ''قطع'' سے اسم مفعول ہے بمعنی ''کٹا ہوا''۔ اصطلاح میں وہ قول و فعل جس کی کسی تابعی کی طرف نسبت کی جائے (تیسیر مصطلح الحدیث:32، الخلاصۃ فی علم اصول الحدیث:51)۔

(4) ابواب کے اسلوب پر مرتب ہونے والی اولین کتاب ''ابواب الشعبی'' پہلی صدی ہجری میں عالم وجود میں آ چکی تھی۔ اسے علامۃ التابعین حضرت أبو عَمَر الشَّعْبِي الهَمْدانيؒ (م103) نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے حکم پر تالیف کیا۔ آپ نے اس کتاب کو مختلف ابواب میں تقسیم کر کے ہر باب میں ایک ہی موضوع سے متعلق باہم مشابہ و مماثل احادیث کو ذکر کیا، مثلاً: زکاۃ اور طلاق وغیرہ، چنانچہ علامہ جعفر الکتانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ''......أما جمع حديث......في باب واحد فقد سبق اليه الشعبي، فإنّهٗ روى عنه قال :......هذا باب من الطلاق جسيم وساق فيه أحاديث''۔

(......جہاں تک احادیث کو ایک باب میں جمع کرنے کا تعلق ہے تو اس میں امام شعبی نے سبقت کا شرف حاصل کیا، چنانچہ ان سے روایت کیا گیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: یہ طلاق کے مسائل کا بہت بڑا باب ہے اور اس باب میں انہوں نے احادیث کو ذکر کیا ہے)۔

(5) موطآت ''موطا'' کی جمع ہے۔ محدثین کی اصطلاح میں ''موطا'' وہ کتاب ہے جو فقہی ابواب پر مرتب اور احادیث رسول ﷺ، آثار صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ پر مشتمل ہو، پس وہ (یعنی موطا) بالکل مصنف ہی کی طرح ہے اگرچہ اسم کا اختلاف ہے (اصول التخریج از طحان:125)۔

(6) لسان العرب، العلامة ابن منظور الأفريقي (م711ھ) 7:/423، طبعة جديدة مصححة و ملونة، اعتنىٰ بتصحيحها: أمين محمد عبدالوهاب و محمد الصادق العبيدي، دار احياء التراث العربي، بيروت—لبنان، الطبعة الأولىٰ: 1416ھ/1996م۔

(7) الرسالة المستطرفة لبيان مشهور كتب السنة المشرفة، العلامة محمد بن جعفر الكتانيؒ: 31

(م1345ھ)،دارالکتب العلمیة بیروت، الطبعة الأولی:1332،مقدمة تحفة الأحوذی شرح جامع الترمذی، الامام الحافظ أبو العلی محمد عبدالرحمن بن عبدالرحیم المبار کفوری(1353ھ): 334/1، تحقیق: عبدالرحمن محمد عثمان ، المکتبة السلفیة بالمدینة المنورة، ت ن ،أصول التخریج و دراسة الأسانید، الدکتور محمود الطحان:134، مقام طبع وتاریخ طبع غیرمکتوب،علم فهرسة الحدیث ، راجعه وَقَدَّمَ لَهٗ : الدکتور یوسف عبدالرحمن المرعشیلی:14، دارالمعرفة بیروت—لبنان، الطبعة الأولی : 1406ھ—1986م۔

(8) الطبقات الکبریٰ (طبقات ابن سعد)،الامام أبو عبدالله محمد بن سعدؒ :378/6(م230ھ)، دار صادر بیروت،س—ن،الثقات،الامام محمد بن حبان بن أحمد أبو حاتم التمیمی البستی (م354ھ):339/6،تحقیق:السید شرف الدین أحمد،دارالفکر،الطبعة الأولی:1395ھ/1975م، البدایة والنهایة،حافظ عماد الدین أبو الفداء اسماعیل بن عمر المعروف بابن کثیر(م774ھ): 134/10،مکتبة المعارف بیروت،الطبعة الثانیة،1978م ، تذکرة الحفاظ،الامام شمس الدین محمد بن أحمدبن عثمان الذهبی(م748ھ):158/1(202)،دار الکتب العلمیة بیروت—لبنان،الطبعة الأولی:1419ھ—1998م، سیر أعلام النبلاء،الحافظ أبو عبدالله شمس الدین محمد بن أحمد بن عثمان الذهبیؒ(م748ھ):375/7،مؤسسة الرسالة،الطبعة الثانیة: 1402ھ/1982م،تهذیب التهذیب،ابو الفضل الحافظ محمد بن حجر العسقلانیؒ(852ھ): 306/3، دائرة المعارف النظامیة ، حیدر آباد، دکن ،1325ھ۔

(9) تاریخ بغداد،الحافظ أحمد بن علی المعروف بالخطیب البغدادی (م 463ھ): 179/13 ، دارالکتاب العربی بیروت لبنان، س—ن،تهذیب التهذیب،محولہ بالا:216/10۔

(10) الرسالة المستطرفة،محولہ بالا:31،ان کے حالات زندگی کے لیے دیکھئے:البدایة والنهایة ،محولہ بالا:150/10، تذکرة الحفاظ،محولہ بالا:151/1(197)،میزان الاعتدال فی نقد الرجال، الحافظ شمس الدین أبو عبد الله محمد بن أحمد عثمان الذهبیؒ(م748ھ):590/1، داراحیاء الکتب العربیة، مصر 1382ھ،تهذیب التهذیب،محولہ بالا:11/3۔

(11) تهذیب التهذیب،محولہ بالا :234/1۔ان کے احوال کے لیے دیکھئے:الجرح والتعدیل ،الامام أبو محمد عبدالرحمن بن أبی حاتم محمد بن ادریس بن المنذر التمیمی الحنظلی الرازی(م327ھ):

191/2، مطبعة مجلس دائرة المعارف العثمانية،حیدر آباد دکن، الطبعة الأولی: 1271ھ 1952م، تاریخ بغداد ،محولہ بالا:6/221، سیر أعلام النبلاء،محولہ بالا:8/312، میزان الاعتدال ،محولہ بالا:1/240،تذکرۃ الحفاظ ،محولہ بالا:1/186(240)۔

(12) الرسالۃ المستطرفۃ،محولہ بالا:30،31، الفهرست ، ابن ندیم ، اردو ترجمه از محمد اسحاق بھٹی : 51،317،331، اداره ثقافت اسلامیه ، لاهور،سیر أعلام النبلاء،محولہ بالا:9/154،تذکرۃ الحفاظ، محولہ بالا:1/223(284)۔

(13) الطبقات الکبری(ابن سعد)،محولہ بالا:7/362،تاریخ التراث العربی ، فواد سزگین ، نقله الی العربیة: الدکتور محمود فهمی حجازی و الدکتور فهمی أبو الفضل :1/141، الهیئة المصریة العامة للکتاب ،1977م۔

(14) الرسالۃ المستطرفۃ ،محولہ بالا:31۔

(15) الرسالۃ المستطرفۃ،محولہ بالا:31۔ان کے حالات زندگی کے لیے دیکھئے:الثقات ،محولہ بالا:8/278،تاریخ بغداد ،محولہ بالا:9/190،191،سیر الأعلام ،محولہ بالا:10/677، تهذیب التهذیب ،محولہ بالا:2/469۔

(16) ان کے حالات زندگی کے لیے دیکھئے:البدایة والنهایة ،محولہ بالا:11/56،57، شذرات الذهب فی أخبار من ذهب ، أبو الفلاح عبدالحی ابن العماد الحنبلی (م1089ھ):2/169، دار الأفاق الجدیدة ، بیروت، س—ن ،المنتظم فی تاریخ الملوک والأمم ، الامام أبی الفرج عبدالرحمن بن علی ابن محمد بن علی ابن الجوزی (م597ھ):5/100 ، 101 ، مطبعة دائرة المعارف العثمانیة حیدرآباد ، الطبعة الأولی :1357ھ،تذکرۃ الحفاظ،محولہ بالا:2/151(656)۔

(17) امام بقی بن مُخلَّد قرطبی کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے۔یہ قرطبہ کے رہنے والے بلند پایہ حافظ حدیث ہیں۔یہ ایک بہت بڑی مسند اور عظیم الشان تفسیر کے مصنف ہیں جس کے متعلق ابن حزم کہتے ہیں کہ اس جیسی تفسیر آج تک نہیں لکھی گئی۔(البدایة والنهایة ،محولہ بالا:11/56،57، تذکرۃ الحفاظ ،محولہ بالا:2/151(656)، شذرات الذهب ،محولہ بالا: 2/169، طبقات الحنابلة، القاضی أبو الحسین محمد بن أبی یعلی صححه: محمد حامد الفقی : 1/120،مطبعة السنة المحمدیة — القاهرة :1371ھ—1952م، المنتظم،محولہ بالا :5/100)۔

(18) امام سعید بن منصور المروزی الطالقانی ثم البلخی کی کنیت ابوعثمان ہے۔نامور حافظ حدیث اور اس فن میں حجت ہیں۔صاحب السنن ہیں (التاریخ الکبیر، امام محمد بن اسماعیل البخاری (م256ھ)، دارالکتب العلمیة،بیروت،س—ن:7/172، تذکرۃ الحفاظ ،محولہ بالا: 2/5(423)، سیر أعلام

النبلاء،بحولہ بالا:10/490،تهذیب التهذیب،بحولہ بالا:4/89)۔

(19) الرسالة المستطرفة،بحولہ بالا:31،سیر أعلام النبلاء ،بحولہ بالا:13/291۔

(20) مقدمة تحفة الأحوذی ،بحولہ بالا:1/335۔

(21) امام ابن جُرَیْج مکی کی کنیت خالداورنام عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج ہے۔مکہ معظمہ کے بلند پایہ حافظ حدیث اورحرم پاک کے نامور فقیہ ہیں۔چوٹی کے عالم اور متعدد کتابوں کے مصنف ہیں۔80ہجری میں پیدااور 150ہجری میں فوت ہوئے (دیکھئے:سیر الأعلام،بحولہ بالا:2/98،99،111،تذکرة الحفاظ،بحولہ بالا:1/127،128(164) تهذیب التهذیب ،بحولہ بالا:6/402(855))۔

(22) امام سفیان بن عُیَیْنه الهلالی کی کنیت ابومحمد ہے۔آپ کوفہ کے رہنے والے بہت بڑے عالم،شیخ الاسلام اور نامور حافظ حدیث ہیں۔107ہجری میں آپ پیدا ہوئے (سیر الأعلام،بحولہ بالا:8/454،تذکرة الحفاظ،بحولہ بالا:1/193(249)،میزان الاعتدال،بحولہ بالا:2/170،تهذیب التهذیب،بحولہ بالا:4/117)۔

(23) امام معمر بن راشد بصری کی کنیت ابوعروہ ہے۔یہ بصرہ کے رہنے والے چوٹی کے عالم ہیں۔ملک یمن میں حدیث لکھنے والے پہلے مصنف ہیں (کتاب التاریخ الکبیر ، الامام أبو عبدالله اسماعیل بن ابراهیم الجعفی البخاریؒ(م256ھ) :7/378 ، المکتبة الاسلامیة ترکیا ، س—ن ، تذکرة الحفاظ ،بحولہ بالا: 1/142 (184) ،سیر أعلام النبلاء،بحولہ بالا:7/5، معجم المؤلفین ، عمر رضاکحالة:12/309، دار احیاء التراث العربی بیروت — لبنان ، س—ن)۔

(24) امام علی بن مدینی بصری کی کنیت ابوالحسن ہے۔بنوسعد کی طرف نسبت ولاء کی وجہ سے سعدی کہلاتے ہیں۔یہ حافظ زمانہ اور محدثین کے پیشوا ہیں۔اپنے پیچھے بہت سی تصانیف چھوڑی ہیں۔سال ولادت 161ہجری ہے(کتاب التاریخ،بحولہ بالا:6/284،الجرح والتعدیل،بحولہ بالا:6/1064،تذکرة الحفاظ،بحولہ بالا:2/13(436)،سیر أعلام النبلاء،بحولہ بالا:11/41،تهذیب التهذیب ،بحولہ بالا:7/349(575))۔

(25) امام یحییٰ بن معین البغدادی (سیدالحفاظ) کی کنیت ابوزکریا ہے۔اپنے زمانہ کے یگانہ روزگار تھے۔یہ فقہ اورحدیث کے اماموں میں سے ایک امام ہیں۔158ھ میں پیدا ہوئے (کتاب التاریخ الکبیر،بحولہ بالا:8/307، تهذیب الکمال فی اسماء الرجال ، الحافظ جمال الدین أبو الحجاج یوسف بن عبدالرحمن المزیؒ(م742ھ):3/1519، مؤسسة الرسالة الطبعة الأولی:1413ھ،سیر أعلام النبلاء،بحولہ بالا: 11/71،تذکرة الحفاظ،بحولہ بالا:2/14(437)، تهذیب التهذیب،بحولہ بالا:11/280(561)۔

(26) تفصیل سے حالات زندگی کے لیے دیکھئے:التاریخ الکبیر،بحولہ بالا:6/130،الجرح والتعدیل،بحولہ بالا:

6/204، الثقات،محولہ بالا:8/412(14146)، تھذ یب الکمال فی اسماء الرجال،محولہ بالا:2/829، سیَر أعلام النبلاء،محولہ بالا:9/563، میزان الاعتدال،محولہ بالا:2/609، تذکرۃ الحفاظ،محولہ بالا: 1/266 (357)، البدایۃ والنھایۃ،محولہ بالا:10/265،326،تقریب التھذیب، ابو الفضل الحافظ محمد بن حجر العسقلانی(م852ھ): 1/505، دارالرشید حلب،1406ھ، (1183)، تھذیب التھذیب،محولہ بالا:6/310(608)،ھدی الساری(مقدمۃ فتح الباری)،الحافظ محمد بن حجر العسقلانیؒ(م852ھ):419،دارالفکر بیروت،س—ن ،تاریخ التراث العربی،محولہ بالا:1/144۔

(27) دیکھئے:سابق حوالے۔

(28) مِرآۃُ الجَنانُ وعِبرَۃ الیَقْظَانِ فِی معرفۃ ما یعتبر من حوادث الزمان ، الامام أبو محمد عبداللّٰہ بن اسعد بن علی بن سلیمان الیافعی الیمنی المکی (768ھ) :2/52،مؤسسۃ الأعلمی للمطبوعات بیروت—لبنان، الطبعۃ الثانیۃ :1390ھ—1970م۔

(28)الف جامع حدیث کی ہراس کتاب کو کہتے ہیں جس میں ان آٹھ مضامین یا ابواب کی احادیث مدوّن کی گئی ہوں: سیر، آداب، تفسیر،عقائد،فتن،احکام اور اشراط ومناقب(کشف الباری عمانی صحیح البخاری:1/14)

(29)۔ الرسالۃ المستطرفۃ،محولہ بالا:31۔

(30) تاریخ التراث العربی ،محولہ بالا:1/145۔

(31) ایضاً۔

(32) تاریخ التراث العربی،محولہ بالا:1/145۔

(33) تذکرۃ المحدثین،مرتب:ضیاءالدین اصلاحی:1/53،نیشنل بک فاؤنڈیشن،اسلام آباد،طبع اول:1987ء۔

(34) فوائد جامعہ برعجالہ نافعہ،شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی،شارح: مولانا محمد عبدالحلیم چشتی:74،نور محمد کارخانہ تجارت کتب، کراچی،ط اول:1383ھ—1964ء،مقدمۃ تحفۃ الأحوذی ،محولہ بالا :1/334۔

(35) حجۃ اللّٰہ البالغۃ، شاہ ولی اللّٰہ محدث دھلویؒ(م1176ھ):1/327، المکتبۃ السلفیۃ، لاھور ، س—ن۔

(36) بستان المحدثین (فارسی،اردو)،شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ(م1239ھ):126،ترجمہ: مولانا عبدالسمیع دیوبندی، ایچ ایم سعید کمپنی کراچی،1993ء۔

(37) دیکھئے: حدیث نمبر320۔عطاء بن یسار کی کنیت أبو محمد ہے۔یہ مدینہ منورہ کے قابل اعتماد عالم،جلیل القدر محدث اور سینہ میں علم کا خزانہ محفوظ رکھنے والے مشہور فقیہ ہیں ۔انہوں نے عبداللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ عنہ سے حدیث کا سماع کیا ہے۔

(التاريخ الكبير، محولہ بالا: 6/461، الجرح والتعديل، محولہ بالا: 6/1867، تذكرة الحفاظ، محولہ بالا: 1/70(80)، سير أعلام النبلاء، محولہ بالا: 4/448، تهذيب التهذيب، محولہ بالا: 7/317(399))۔

(38) كتاب الطهارة، باب غسل الذراعين، حدیث نمبر 1۔

(39) ایضاً، حدیث نمبر 4۔

(40) ایضاً، حدیث نمبر 6۔

(41) ایضاً، باب المسح بالأذنين، حدیث نمبر 23۔

(42) ایضاً، حدیث نمبر 30۔

(43) ایضاً، حدیث نمبر 34۔

(44) ایضاً، باب غسل الرجلين، حدیث نمبر 62۔

(45) ایضاً، باب هل يتوضأ لكل صلاة أم لا؟، حدیث نمبر 167۔

(46) ایضاً، حدیث نمبر 168۔

(47) ایضاً، باب جلود الميتة اذا دُبغت، حدیث نمبر 184۔

(48) ایضاً، باب سؤر الفأرة، حدیث نمبر 277۔

(49) ایضاً، باب الماء تمسّه الجنب أو يدخله۔

(50) ایضاً، باب سؤر الدوابّ، حدیث نمبر 366۔

(51) ایضاً، باب من قال لا يُتوضأُ مما مست النار، حدیث نمبر 639۔

(52) مصنف عبدالرزاق، كتاب أهل الكتابين، باب المشرك يتحول من دين الى دين هل يترك، روایت نمبر (19228)۔

(53) امام ابن جُرَيْج مکی کی کنیت خالد اور نام عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج ہے۔ مکہ معظمہ کے بلند پایہ حافظ حدیث اور حرم پاک کے نامور فقیہ ہیں۔ چوٹی کے عالم اور متعدد کتابوں کے مصنف ہیں۔ 80 ہجری میں پیدا اور 150 ہجری میں فوت ہوئے (دیکھئے: سير الأعلام، محولہ بالا: 2/98، 99، 111، تذكرة الحفاظ، محولہ بالا: 1/127، 128 (164) تهذيب التهذيب، محولہ بالا: 6/402(855))۔

(54) ایضاً، باب هل تهدم كنائسهم؟ وما يمنعوا، روایت نمبر (19232)۔

(55) دیکھئے: اوپر حاشیہ نمبر 18۔

(56) امام عمرو بن میمون الأودی کی کنیت أبو عبداللہ ہے۔ یہ یمن کے مشہور قبیلہ بنو مذحج سے نسبت رکھتے ہیں۔ بعد میں کوفہ آبسے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں مدینہ منورہ حاضر ہو کر علم حدیث حاصل کیا۔ ان کی احادیث کم

ہیں مگر حدیث کی سب کتب میں موجود ہیں (الطبقات الکبری (ابن سعد) محولہ بالا :6/71،75،108،362، التاریخ الکبیر ،محولہ بالا:6/367، تذکرۃ الحفاظ محولہ بالا:1/52(55)، سیر أعلام النبلاء، محولہ بالا: 4/158، تہذیب التہذیب محولہ بالا:8/109(180))۔

(57) حضرت عکرمہ (حبرِ امت) کی کنیت أبوعبداللہ ہے۔ مدینہ منورہ کے رہنے والے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس کے مولیٰ ہونے کی وجہ سے ہاشمی کہلاتے ہیں۔ بربر قوم سے تعلق رکھتے ہیں (کتاب التاریخ الکبیر، محولہ بالا:7/49، الجرح والتعدیل، محولہ بالا:7/41، تذکرۃ الحفاظ، محولہ بالا:1/73(87)، سیر أعلام النبلاء ، محولہ بالا:5/12، تہذیب التہذیب، محولہ بالا:7/263)۔

(58) امام وکیع بن جرّاح رؤاسی کوفی کی کنیت ابوسفیان ہے۔ آپ کوفہ کے رہنے والے ممتاز حافظ حدیث اور چوٹی کے اماموں میں سے ایک امام ہیں۔ 119 ہجری میں پیدا ہوئے (میزان الاعتدال ،محولہ بالا :4/335، تذکرۃ الحفاظ، محولہ بالا:: /224(284)، تہذیب التہذیب، محولہ بالا:11/123(211))۔

(59) امام عبداللہ بن مبارک الحنظلی کی کنیت أبوعبدالرحمٰن ہے۔ یہ بنوحنظلہ کے ساتھ نسبت ولاء کی بناء پر حنظلی کہلاتے ہیں۔ علم کے سمندر اور نامور محدث ہیں (الطبقات الکبری (ابن سعد)، محولہ بالا:9/121، التاریخ الکبیر، محولہ بالا: 5/212، سیر أعلام النبلاء، محولہ بالا :8/378، تذکرۃ الحفاظ، محولہ بالا :1/201(260)، تہذیب التہذیب، محولہ بالا:8/282(657))۔

(60) امام اسماعیل بن عُلَیّہ بصری کی کنیت ابوالبشر اور نام اسماعیل بن ابراہیم ہے۔ علیہ ان کی والدہ کا نام ہے۔ یہ بصرہ کے رہنے والے نامور حافظ حدیث اور چوٹی کے پختہ کار عالم ہیں (التاریخ الکبیر، محولہ بالا:۱/۴۵، الجرح والتعدیل، محولہ بالا :7/1167 ، تذکرۃ الحفاظ، محولہ بالا :1/235(303)، سیر أعلام النبلاء، محولہ بالا :9/107 ، تہذیب التہذیب محولہ بالا:9/73)۔

(61) تفصیل کے لیے دیکھئے: التاریخ الکبیر، محولہ بالا:2/365، الجرح والتعدیل، محولہ بالا:5/737، الثقات، محولہ بالا:8/358، میزان الاعتدال، محولہ بالا:2/490، تذکرۃ الحفاظ، محولہ بالا:2/16(439)، لسان المیزان الحافظ محمد بن علی بن حجر العسقلانیؒ (م852ھ):7/268، موسسة الأعلمی بیروت، س-ن، سیر الأعلام، محولہ بالا:11/122، البدایة والنہایة، محولہ بالا:10/315، تقریب التہذیب، محولہ بالا: 1/445(589)، تہذیب التہذیب ،محولہ بالا:2/2(1)، معجم المؤلفین ،محولہ بالا:6/107، شذرات الذہب ،محولہ بالا:2/85، تاریخ التراث العربی ،محولہ بالا :1/161۔

(62) تذکرۃ الحفاظ ،محولہ بالا:2/16(439)۔

(63) امام ابو عبید قاسم بن سلام البغدادی سمندر جیسا علم رکھنے والے فقیہ اور مجتہد تھے۔ لغت کے امام اور بہت سی کتابوں کے مصنف تھے۔ (سیر أعلام النبلاء، بحولہ بالا:10/490، تذکرة الحفاظ، بحولہ بالا:2/5(423)، لسان المیزان، بحولہ بالا:7/338، تهذیب التهذیب، بحولہ بالا:8/315(572))۔

(64) تاریخ بغداد، بحولہ بالا:10/69، تذکرة الحفاظ، بحولہ بالا:2/17، سیر أعلام النبلاء، بحولہ بالا:11/124، بستان المحدثین، بحولہ بالا:129۔

(65) البداية والنهاية، بحولہ بالا:10/315۔

(66) بستان المحدثین، بحولہ بالا:128۔

(66) الف۔ تہذیب التہذیب 3/6

(67) كشف الظنون عن أسامی الكتب والفنون ، ملاكاتب چلپی مصطفی بن عبدالله المعروف به حاجی خلیفه (م1067ھ):1711، مكتبة المثنی بغداد، آفست فوٹو استنبول، س۔ن، الفهرست: 285، هدية العارفين أسماء المؤلفين والمصنفين ، اسماعيل باشا البغدادی: 1/440 ، مكتبة المثنی بغدادی، س۔ن۔

(68) ايضاح المكنون فی الذيل علی كشف الظنون ، اسماعيل بن محمد البغدادی: 1/36 ، حيدر آباد ، دكن، 1359، هدية العارفين، بحولہ بالا: 1/440۔

(69) الكتاب المصنف فی الأحاديث والآثار ، الامام الحافظ أبو بكر عبدالله بن محمد بن أبی شيبة الكوفی العبسی (م235ھ): 1/7 ، ضبط و تصحيح : محمد عبدالسلام شاهين، دارالكتب العلمية بيروت– لبنان ، الطبعة الأولى:1416ھ–1995م۔

(70) ایضاً۔ ٦٢۔ ایضاً۔

(71) كشف الظنون، بحولہ بالا:437، هدية العارفين، بحولہ بالا:1/440۔

(72) هدية العارفين، بحولہ بالا :1/440۔

(73) هدية العارفين، بحولہ بالا:1/440۔

(74) ایضاً۔

(75) ایضاً۔

(76) ایضاً۔

(77) ایضاً، سیر الأعلام، بحولہ بالا:11/122، تذکرة الحفاظ، بحولہ بالا:2/17(439)۔

(78) البداية والنهاية،محولہ بالا:10/315۔

(79) دیکھیے:اوپر حاشیہ نمبر12۔

(80) سير أعلام النبلاء،محولہ بالا:13/286۔

(81) ایضاً:13/287۔

(82) علامہ ابن حزم ظاہری قرطبی اندلسی کی کنیت أبومحمد اور نام علی بن احمد بن سعید بن حزم بن غالب ہے۔قرطبہ کے رہنے والے بلند پایہ حافظ حدیث اور مجتہد فقیہ ہیں۔۳۸۴ھ میں قرطبہ میں پیدا ہوئے (العَبَر فِي خَبَرِ من عَبَرَ ، الامام محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي (م748ھ):239،دارالفكر بيروت – لبنان، الطبعة الأولى:1418ھ/1997م،تذكرة الحفاظ،محولہ بالا:3/227(1016)،هدية العارفين،محولہ بالا:1/690،النجوم الزاهرة في ملوك مصر والقاهرة ، ابن تغرى بردى ، قدم له و علق عليه محمد حسين شمس الدين:5/75، دارالكتب العلمية بيروت– لبنان ،الطبعة الأولى:1413ھ)۔

(83) تذكرة الحفاظ محولہ بالا:3/231(تذکرہ ابن حزم نمبر شمار 1016)۔

(84) ابن ماجہ اور علم حدیث،مولانا محمد عبدالرشید نعمانی:۴۶،میر محمد کتب خانہ مرکز علم وادب آرام باغ،کراچی،س ن۔

(85) تذکرۃ المحدثین(اصلاحی)،محولہ بالا:1/88،89،بحوالہ تهذيب التهذيب،محولہ بالا :جلد2۔

(86) حجة الله البالغة(عربی،اردو)،محولہ بالا:328۔

(87) كشف الظنون،محولہ بالا:2/1712،مقدمة تحفة الأحوذي،محولہ بالا:1/334۔

(88) ابن ماجه اور علم حديث،محولہ بالا:47،بحوالہ حواشی ذیل تذکرۃ الحفاظ از محدث زاہد الکوثری:185،طبع دمشق۔

(89) دیکھیے:ابن ماجه اور علم حديث،محولہ بالا:46۔

(90) مزید تفصیل کے لیے دیکھیے:ابن ماجه اور علم حديث محولہ بالا:46۔

(91) ابن ماجه اور علم حديث محولہ بالا:46۔

(92) مصنف ابن أبي شيبة في الأحاديث والآثار،ضبطه وعلق عليه الأستاذ سعيد اللحام:1/9،دار الفكر،س–ن۔

(93) ایضاً:1/10۔